۳۹۔قال رسول اللہ ﷺ: اَلْعَیْنُ حَقٌّ

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ نظر کا لگنا حق ہے

۱۔اس حدیث مبارکہ میں آپ ﷺ نے فرمایا اگر کوئی چیز تقدیر پر سبقت لے جاتی تو نظر کا لگنا ہے۔

۲۔ نظر بد یا نظر لگنا ایک قدیم تصور ہے جو دنیا کی مختلف اقوام میں پایا جاتا ہے۔ اسلام کے صدرِ اوّل میں دشمنانِ اسلام نے اسلام کو نقصان پہنچانے کے لیے عرب کے ان لوگوں کی خدمات لینے کا ارادہ کیا جو نظر لگانے میں شہرت رکھتے تھے۔ان کا دعویٰ تھا کہ وہ جس چیز کو نقصان پہنچانے کے ارادے سے دیکھتے ہیں ان کے دیکھتے ہی وہ چیز تباہ ہو جاتی۔ اللہ تعالیٰ نے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور ان بدنیتوں کے تمام حربے ناکام ہو گئے۔

۳۔ان کی اس شر انگیزی کو قرآن میں اس طرح سے بیان کیا ہے کہ:

وَإِن يَكَادُ الَّذِينَ كَفَرُوا لَيُزْلِقُونَكَ بِأَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ وَيَقُولُونَ إِنَّهُ لَمَجْنُونٌ

اور بے شک کافر لوگ جب قرآن سنتے ہیں تو ایسے لگتا ہے کہ آپ کو اپنی (حاسدانہ بد) نظروں سے نقصان پہنچانا چاہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ تو دیوانہ ہے۔

اس آیت میں نظرِ بد میں نقصان کی تاثیر ہونے کا اشارہ ہے جو کسی دوسرے انسان کے جسم و جان پر اثر انداز ہو سکتی ہے۔

۴۔ نظر بد کے برے اثرات ہوتے ہیں۔ حضور نبی کریم ﷺ نے نظر بد سے بچاؤ کے لئے جھاڑ پھونک یعنی دم درود کرنے کا حکم فرمایا ہے۔

۵۔ رسول اللہ ﷺ نے تین چیزوں کیلیئے جھاڑ پھونک کی اجازت دی:

☆ نظر بد،
☆ بچھو وغیرہ کے کاٹے پر،
☆ پھوڑے پھنسی کے لئے۔

۶۔ نظر بد سے علاج کے لئے معوذ تین پڑھ کر دم کیا جائے اور یہ دعا بھی کی جائے جو حدیث مبارکہ سے ثابت ہے کہ زوجہ مطہرہ نبی کریم حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ جب نبی ﷺ بیمار ہوتے تو جبرئیل علیہ السلام آکر آپ ﷺ کو دم کرتے اور یہ کلمات کہتے:

بِاسْمِ اللّٰهِ يُبْرِيكَ وَمِنْ كُلِّ دَاءٍ يَشْفِيكَ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ إِذَا حَسَدَ وَشَرِّ كُلِّ ذِي عَيْنٍ.

اللہ کے نام سے، وہ آپ کو تندرست کرے گا، اور ہر بیماری سے شفا دے گا اور حسد کرنے والے حاسد کے ہر شر سے اور نظر لگانے والی آنکھ کے ہر شر سے آپ کو اپنی پناہ میں رکھے گا۔

قرآن مجید کی آخری دو سورتوں کو معوذ تین کہتے ہیں ان میں بھی پناہ مانگی گئی ہے۔

لہٰذا اُن سے بھی نظر بد کا علاج کیا جاتا ہے۔

۷۔ اسی طرح دوسری حدیثوں میں نظر لگنے کی صورت میں رُقیہ (تعویذ) کی اجازت دی گئی ہے اور ایک حدیث میں فرمایا گیا کہ کسی پسندیدہ چیز کو دیکھنے کے وقت بارک اللہ اور ماشاء اللہ کہہ دیا کرو تاکہ نظر بد سے حفاظت رہے۔

۸۔ ایک حدیث میں ان کلمات کا پڑھنا نظر بد سے حفاظت کے لیے بتلایا گیا ہے:

أعوذ بكلمات الله التامات من غضبه وعقابه وشر عباده ومن همزات الشياطن وأن يحضرون، عبد اللہ ابن عمرو رضی اللہ عنہ اپنے بالغ بچوں کو مذکورہ دعا سکھا دیتے تھے تاکہ وہ خود پڑھ کر دم کر لیں اور نابالغ بچوں کے لیے تعویذ لکھ کر گلے میں ڈال دیتے تھے (مشکاۃ: ۲۱۷) بعض بزرگوں سے اس آیت کا پڑھنا نظر بد سے حفاظت کے لیے منقول ہے۔ وَاِنْ يَّكَادُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَيُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا الذِّكْرَ۔ (الآية)

خلاصہ یہ کہ نظرِ بد کوئی وہمہ یا توہم پرستی نہیں بلکہ حقیقت ہے جس کے اثرات ظاہر ہونے پر دَم کرانا درست ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں سمجھنے اور اس پر عمل کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین